© rasailojaraid.com

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہمیں فتح و کامیابی پر خوشی منانے کا جو طریقہ سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد، عبادات، نوافل و انفاق فی سبیل اللہ کو زیادہ سے زیادہ کیا جائے اور اپنی بھول پر بار بار اللہ سے مغفرت طلب کی جائے۔ اسلام کے بتائے ہوئے طریقے میں اس دھوم دھڑکے کی کوئی گنجایش نظر نہیں آتی جو بہت سے مسلمان اپنے ممالک میں بڑے اہتمام کے ساتھ کرتے ہیں اور جن میں ہم بھی شامل ہیں۔

آپ کے دوسرے سوال کا تعلق خلافت راشدہ یا اس کے بعد کے ادوار میں مسلمان ممالک کے درمیان نقل و حمل کے ضوابط سے ہے۔ اصولاً ایک مسلمان مرد اور عورت کسی بھی مسلمان ملک میں داخل ہونے، سفر کرنے، قیام کرنے اور معاشرتی اور دیگر تعلقات پیدا کرنے کا بنیادی حق رکھتی ہے لیکن اگر باہمی اتفاق سے یہ طے کیا جاتا ہے کہ سفر یا کسی ملک میں داخلے کے لیے کوئی دستاویز ساتھ ہو تو اس میں کسی شرعی اصول کی خلاف ورزی نظر نہیں آتی۔ ہاں سفر کی شرائط ایسی ہونی چاہییں جو سیروا فی الارض کی قرآنی ترغیب و تعلیم پر عمل کرنے میں مزاحم نہ ہوں۔

اقساط پر خریداری

دور جدید کے مسائل کے بارے میں اجتہادی رہنمائی کے لیے بھارت میں اسلامک فقہ اکیڈمی کی طرف سے فقہی سیمی نار کا سلسلہ جاری ہے جس کی رپورٹیں شائع کی جاتی ہیں۔ دسواں فقہی سیمی نار، حج ہاؤس بمبئی میں ۲۴ تا ۲۷ اکتوبر ۹۷ منعقد ہوا، جس میں اوقاف، حج و عمرہ، کلوننگ اور اقساط پر خریداری کے بارے میں فیصلے کیے گئے۔ ہم ماہنامہ **الفرقان** لکھنؤ (جنوری ۹۸) کے حوالے سے **بیع بالتقسیط** کے بارے میں فیصلے پیش کر رہے ہیں۔ (مدیر)

(۱) خرید و فروخت کے معاملے میں ادھار فروخت کی صورت میں بمقابلہ نقد قیمت کے اضافہ جائز و درست ہے اور اس طرح کی خرید و فروخت بھی درست ہے، بشرطیکہ معاملے کو مکمل کرتے وقت بات اس پر ختم کی جائے کہ یہ خرید و فروخت ادھار اتنی قیمت پر اور اتنی مدت کے لیے ہو رہی ہے۔

(۲) ادھار قیمت یکمشت ادا کی جائے یا چند حصوں و قسطوں میں، دونوں صورتیں درست ہیں۔

(۳) اس طرح کی خرید و فروخت کی صحت کے لیے ضروری ہے کہ معاملے کو مکمل کرتے وقت قیمت متعین ہو جائے، ابتداء خواہ صرف ادھار قیمت کا ذکر کیا جائے یا نقد و ادھار دونوں کا۔

(۴) ادھار خرید و فروخت میں نقد معاملے کے مقابلے میں قیمت کی زیادتی، ربا کے تحت نہیں آتی، جیسے نقد خرید و فروخت میں جو بھی قیمت ہو، وہ مبیع یعنی خرید کردہ سامان کے بالمقابل ہوتی ہے، اسی طرح ادھار خرید و فرخت کے مقابلے میں بھی طے شدہ قیمت خرید کردہ سامان کے بالمقابل ہوتی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۵) متعینہ مدت میں قیمت یا قسط کے ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید کسی طرح کی زیادتی کا مطالبہ اور معاملہ سود کے تحت داخل ہے، خواہ معاملہ کرتے وقت اس طرح کی شرط لگائی گئی ہو، یا بعد میں اس طرح کا مطالبہ کیا جائے۔

(۶) جس شخص نے بطور رہن کوئی سامان اپنے پاس رکھا ہو، اس کا رہن رکھے ہوئے سامان سے نفع اٹھانا سود ہے، جو کسی حال میں جائز نہیں ہے۔

(۷) رہن کا سامان اگر رہن رکھنے والے کے پاس ضائع ہو جائے تو سامان کی قیمت اگر دین کے برابر ہے، تو کسی کے ذمہ کوئی حق نہیں رہا۔ اگر سامان کی قیمت کم ہے، تو دین کی قیمت باقی رقم دینے والے (جس کے پاس رہن تھا) کے ذمہ واجب ہو گی۔ اگر سامان کی قیمت زیادہ ہے اور رہن لینے والے کے عمل و لاپرواہی کو اس میں دخل ہے تو دین سے زیادہ قیمت رہن لینے والے کے ذمہ واجب ہو گی۔

(۸) دین کو وقت پر ادا نہ کرنے کی صورت میں قرض دار کو بار بار متوجہ کرنے کے بعد جب اس کا ٹال مٹول ظاہر ہو، قرض خواہ کو اجازت ہے کہ سامان کو واجبی قیمت پر بیچ کر اپنا حق وصول کر لے۔

(۹) قسط وار خرید و فروخت کی صورت میں فروخت کردہ سامان کو اگر بائع اس وقت تک کے لیے روکتا ہے جب تک کہ اس کو تمام قسطیں وصول نہ ہو جائیں، تو یہ درست نہیں، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ فریقین یہ طے کر لیں کہ خرید کردہ سامان بطور رہن فروخت کنندہ کے قبضہ میں اس وقت تک رہے گا جب تک اس کی جملہ اقساط ادا نہ ہو جائیں۔

(۱۰) طے شدہ مدت تک بعض قسطوں کو ادا کر دینے کے بعد بقیہ قسطوں کے ادا نہ کرنے کی صورت میں بائع (فروخت کنندہ) کو یہ حق نہیں ہے کہ فروخت کردہ شے کو واپس لے لے اور ادا کردہ قسطوں کو واپس نہ کرے۔

(۱۱) خرید کردہ سامان کو مشتری (خریدار) کے قبضہ میں دے کر رہن قرار دینا درست نہیں، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ خریدار سے بیچنے والا بطور رہن لے لے اور اس کے بعد پھر مشتری کو عاریتاً دے دے۔

(۱۲) کریڈٹ لیٹر کی اجرت کی بابت کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ اس سلسلے میں مزید غور و خوض کیا جائے۔

(۱۳) قرض کی دستاویز (رسیدات، پرچیاں وغیرہ) کا کسی تیسرے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا کہ اب وہ قرض وصول کرے اور مالک ہو جائے، قرض دینے والا یا واجبات کا مستحق، واجب رقم سے کم لے کر اس معاملے سے علیحدہ ہو جاتا ہے، اس طرح کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے۔

(۱۴) واجب الادا رقم کی مقدار کم کر کے فوری وصول کر لینا جسے "ضع و تعجل" کے الفاظ سے تعبیر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا جاتا ہے' اگر اصل معاملہ کوئی مدت اداء دین کی معین نہ ہو تو جائز ہے کہ یہ ایک طرح کا تبرع ہے' اور اگر مدت معین ہو تو اس طرح کا معاملہ جائز نہیں ہو گا کہ جس پر دین واجب ہے' وہ مدت کا فائدہ اٹھا کر واجب الادا دین کو کم کرا رہا ہے۔

(۱۵) دین کی ادائیگی کے لیے طے شدہ مدت سے قبل دین کی ادائیگی کا مطالبہ جب کہ قسطیں وقت پر ادا نہ کی جا رہی ہوں' درست ہے۔ اس لیے کہ فریقین نے جو معاہدہ کیا ایک فریق نے اس کی خلاف ورزی کی تو دوسرے پر بھی اس کی پابندی لازم نہیں رہ گئی۔

(۱۶) جملہ اقساط کی ادائیگی سے قبل اگر مدیون (خریدار) کی موت ہو جائے تو بھی معاملہ علی حالہ باقی رہے گا' جیسا کہ دائن کی موت کی صورت میں باقی رہتا ہے۔ بشرطیکہ بائع (دائن) اس پر راضی ہو۔

حج مبارک

☆ آپ حج کرنے جا رہے ہیں تو آپ کے لیے
☆ حج کے لیے جانے والے اعزہ و احباب کے لیے

حج کا شوق پیدا کرنے کے لیے

خرم مراد کے تین کتابچے

1- حاجی کے نام 3.50
2- حج وداع کی داستان 7.50
3- نالہ نیم شب [21 دعائیں] 3.00

خصوصی لفافے میں تحفہ حج 14 روپے کے بجائے 10 روپے میں

منشورات منصورہ' ملتان روڈ' لاہور

© rasailojaraid.com